

سبق : ۱۵

وطن دوست، مولانا مظہر الحق ”

جب کسی قوم کو بیدار کرنا ہو، تو اس کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ اس قوم کو، ان لوگوں کی زندگی کا مطالعہ کرنے کی طرف راغب کیا جائے، جنہوں نے دنیا میں ایثار اور قربانی کی مثالیں پیش کی ہوں، مولانا مظہر الحق اپنے وطن عزیز ہندوستان کے گئے چنے لوگوں میں تھے، جن پر زمانہ بجا طور پر فخر کر سکتا ہے، انہوں نے اپنی ساری زندگی قومی بیداری اور قومی ایکتاتے کے لئے وقف کر دی تھی۔ ہندوستان کی سیاست میں شرافت، صداقت اور فقیری کا لفظ آنہ ہمانی موہن داس کرم چند گاندھی کے نام کے بعد مولانا مظہر الحق کا نام لیا جاتا ہے۔

عظیم آباد (پنڈ) ضلع کے منیر شریف سے کچھ دور ”بہہ پورا“ نامی گاؤں میں ۲۲ دسمبر ۱۸۷۶ء کو مولانا مظہر الحق صاحب کی پیدائش ہوئی تھی۔ ان کے والد ماجد کا نام شیخ احمد اللہ تھا، جو ایک اوسمی درجہ کے زمیندار تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار کی سر پرستی میں حاصل کی۔ بہہ پورا مذہل اسکول سے کامیاب ہو کر پہلے کالیجیٹ ہائی اسکول میں داخلہ لیا اور وہاں سے میڑک امتیازی نمبروں سے پاس کیا اور پنڈ کا جگہ میں آئی اے میں داخلہ لیا۔ وہاں سے پاس کرنے کے بعد کنگ کالج لکھنؤ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی، پیر شری کی تعلیم کے لئے برطانیہ (لندن) گئے، اور پیر شری کے امتحان میں نایاں کامیابی حاصل کی۔ لندن میں ”انجمن اسلامیہ“ کی بنیاد ڈالی تاکہ دنیا کے مسلمان آپس میں متحد ہو کر غربیوں کی تعلیمی اور معاشی خوشحالی کے لئے چدو جہد کر سکیں، وہی انجمن فروع پا کر ”پان اسلامک سوسائٹی“ کے نام سے مشہور ہوئی۔ مولانا مظہر الحق صاحب ایک گورے چٹے خوبصورت آدمی تھے۔ داڑھی مونچھ صاف، اور سوت میں

ملبوں دیکر ہر شخص اگر زیری میچھے گلتھے۔ انہوں نے ۱۹۰۰ء میں صوبہ بہار کے مشہور شاخ سیوان کے "وفیلپور" نامی گاؤں میں "آسیانہ" نام کی اپنی ایک رہائش گاہ تینیر کرنی تھی۔ "آسیانہ" کوکل کے مشہور رہنماؤں یعنی گاندھی جی، پنڈت مولی عالی بہر، مولانا شوکت علی، سروجی پیرزادہ، ڈاکٹر فخر احمد انصاری اور پہلے سندھ وکٹ کوئٹہ حصہ تھے جو اپنی کاشرف حاصل رہا ہے۔ ہمارے پلے صدر جب ہدایہ ہندو اکٹر راجندر پرساوادھ تو "آسیانہ" کوکل تھی تھا ۱۸۹۱ء میں مولانا موسوی لندن سے اپنے مولی ہندوستان لوٹے، پہلے کلکتہ اور بعد میں پٹیالمیر پرسری شروع کی اور مدرسہ انعامہ تیر کے مہا مکمل کو آزاد کرانے کی سرگرمیوں میں وپیکی لینے لگے۔ وہ کمی زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی، اگر بڑی اور فرانسیسی پر ایڈوور کھلے تھے اور کتابوں کے مطالعہ میں رات کا وقت صرف کرتے تھے۔ انہیں باخوبی کرنے، بیش کے کتوں کو یابے، قلم کے پیشوں کو جی کرنے اور ان پر تھیقیں کرنے میں بہت رپکی

انہوں نے گھر میں بیلے تو قلعی پائیں، کوئی تھویریت نہیں۔ بہار پیش کا ہے (بی ان کا ہے) اور بہار دیا پڑھ کے بانیوں میں مولا ناما موجود کا نام سرفراست ہے۔ انہوں نے پہنچے میں اپنے بانے کے طوبی حصہ میں "صداقت اُترم" کی بنیاد لی، جو اس وقت سے آج تک قوی اور فلاحی ترکیب کا مرکز اور کا گرلس پارٹی کا صدر رفتہ ہاوا ہے۔ مولانا موسووف نے اگر یہی میں "مرلین" اخبار بھی نکالتا اور ایک مالا مال تھے۔ ان کا بیڈر اور اولین مقصد ہندو مسلم تحریک کرناتھ، وہ اس کی کامیابی کے لئے دن رات صداقت پر میں، بھی قائم کیا تھا۔ یہ تو یہ کہ کروہ جسمانی اور روحانی اور قومی خدمات کی مصلحتوں سے میتوڑتے تھے، ملٹی ایئر فورس کی ایجاد کرناتھ، وہ اس کی کامیابی کے لئے دن رات صداقت کیا کرتے تھے، ملٹی ایئر فورس کی آزادی کی والیں والیں وائیکی سے سب اُنیں مف اول کے چہارہ میں شامل کیا جاتا ہے۔

ملبوس دیکھ کر ہر شخص انہیں اگر یہی سمجھنے لگتا تھا۔ انہوں نے ۱۹۰۰ء میں صوبہ بہار کے مشہور ضلع سیوان کے "فرید پور" نامی گاؤں میں "آشیانہ" نام کی اپنی ایک رہائش گاہ تعمیر کرائی تھی۔ "آشیانہ" کو ملک کے مشہور رہنماؤں یعنی گاندھی جی، پنڈت موتی لال نہرو، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، سروجنی نیدو، ڈاکٹر ہفتار احمد انصاری اور پنڈت مدن موہن مالو یہ جیسے حضرات کی میزبانی کا شرف حاصل رہا ہے۔ ہمارے پہلے صدر جیہو یہ ہندو اکثر راجندر پر سادا کا تو "آشیانہ" گھر آنگن ہی تھا۔ ۱۸۹۱ء میں مولانا موصوف لندن سے اپنے وطن ہندوستان لوئے، پہلے کلکتہ اور بعد میں پٹنہ میں بیرونی شروع کی اور مسٹر حسن امام بیرونی شرکے ہمراہ ملک کو آزاد کرنے کی سرگرمیوں میں دلچسپی لینے لگے۔ وہ کئی زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی، اگریزی اور فرانسیسی پر پورا عبور رکھتے تھے اور کتابوں کے مطالعہ میں رات کا وقت صرف کرتے تھے۔ انہیں باغبانی کرنے، نیشنل کے کتوں کو پالنے، قسم قسم کے پرندوں کو جمع کرنے اور ان پر تحقیق کرنے میں بہت دلچسپی رکھتے تھے۔

انہوں نے گاندھی جی کے "قومی تعلیمی پالیسی"، کو کافی تقویت بخشی۔ بہار نیشنل کالج (بی این کالج) اور بہار دیاپیٹھ کے بانیوں میں مولانا موصوف کا نام سرفہrst ہے۔ انہوں نے پٹنہ میں اپنے باغ کے طویل حصہ میں "صداقت آشرم" کی بنیاد ڈالی، جو اس وقت سے آج تک قوی اور فلاحی تحریکوں کا مرکز اور کانگریس پارٹی کا صدر دفتر بنا ہوا ہے۔ مولانا موصوف نے انگریزی میں "در لینڈ"، اخبار بھی نکالا تھا اور ایک "صداقت پر لیس" بھی قائم کیا تھا۔ حق تو یہ ہے کہ وہ جسمانی اور روحانی اور قومی خدمات کی صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔ ان کا بنیادی اور اولین مقصد ہندو مسلم اتحاد قائم کرنا تھا، وہ اس کی کامیابی کے لئے دن رات محنت کیا کرتے تھے، وہنی عزیز ہندوستان کی آزادی کی والہانہ والیتگی کے سبب انہیں صفوں کے مجاہدین آزادی کی صفوں میں شامل کیا جاتا ہے۔

۱۹۲۵ء میں اپنی زندگی کے آخری دنوں میں وہ لمبی داڑھی رکھنے لگے، معمولی کھدر کا گرتا اور پاجامہ پہنتے اور خدا ترسی و پارسائی کے اصولوں پر ہمیشہ کار بند رہتے۔ فرید پور گاؤں (ضلع سیوان) میں اپنے تعمیر کردہ "آشیانہ" میں بالکل فقیرانہ زندگی گزارتے اور ساتھ ہی ساتھ قومی و تعلیمی بیداری کے کاموں میں دن رات مصروف رہا کرتے تھے۔

افسوں صد افسوس کے رجنوری ۱۹۳۰ء کو طن دوست عظیم رہنمای مولانا مظہر الحق صاحب کا انتقال ہو گیا یعنی ہندو مسلم اتحاد کی وہ شمع گل ہو گئی، پورا ہندوستان اور خاص کر پورا بہار ماتم سراہیں گیا۔ ایسے میں سرفوشان طن شخصیت کی پیروی کر کے ہم اپنی عزت، حرمت اور طن کی آزادی کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

(سید اسماعیل حسین نقوی)

۱ سوچئے اور جواب دیجئے:

- ۱ قومی رہنماؤں کی سوانح عمری (زندگی کے حالات) پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟
- ۲ مولانا مظہر الحق صاحب کی منقرض سوانح حیات آسان اردو میں لکھئے
- ۳ "آشیانہ" سے متعلق اپنی واقعیت کا اظہار کیجئے۔
- ۴ مولانا مظہر الحق صاحب کے کئے گئے کاموں کی فہرست بنائیے
- ۵ "آشیانہ" میں کون کون سے قومی رہنماء آیا کرتے تھے

2. نیچے لکھنے لفظوں کے سچی بتائیے:

راغب، فخر، بیداری، وقف، سرپرستی، مطالعہ، صداقت
مالامال، والہانہ، آشرم، آشیانہ، حرمت، اتحاد

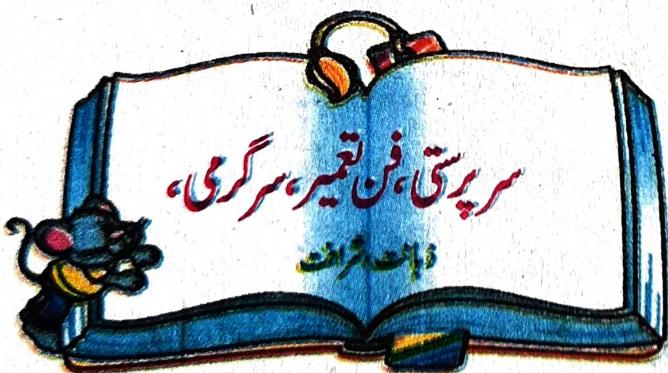


3. نیچے لکھنے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

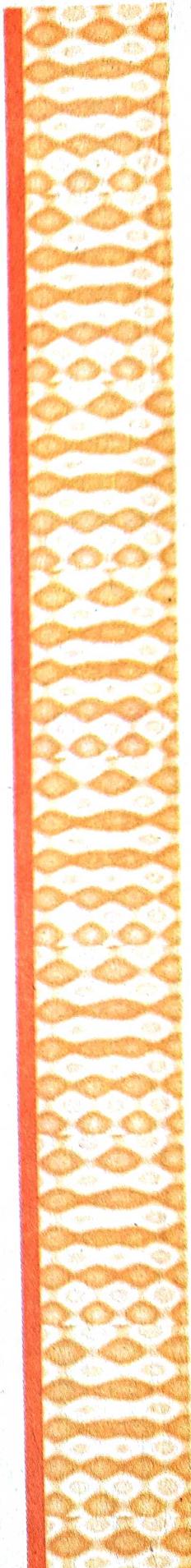


داخلہ، اوسط، شرافت، ایشارہ، عظیم آباد، امتیاز، انجمن، ملبوس، میزبانی، گھر آنکن

4. ہندوستان کی آزادی پر دس سطریں لکھئے۔



5. خوش خط لکھئے:



اردو زبان

اردو زبان ہماری دنیا میں سب سے پیاری
 پڑھنے میں بھی ہے آسان لکھنے میں بھی ہے آسان
 میٹھی زبان ہے یہ کیا خوش بیان ہے یہ
 سب اس کو چاہتے ہیں عظمت کو مانتے ہیں
 ایسے حروف ان کے جن سے حروف بھئے
 شاعر نے اس کو چاہا اور وہ نے بھی سراہا
 دامن میں اس کے الفت ہے اپنی شان و شوکت